Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۷/۳۲	۳ جمادی الاول ۱۳۹۸ھ ۱۲ شہادت ۱۳۵۷ ہش ۱۲ اپریل ۱۹۷۸ء	نمبر ۸۳

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت بہتر ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اِس کی قدر کرو

تم تدبّر سے اسے پڑھو اور اس سے ایسا پیار کرو جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو

”حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظِلّ تھے سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کر کے فرمایا کہ الخیر کُلّہٗ فی القراٰن تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اَور چیز کو اس پر مقدّم رکھتے ہیں۔ تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے کوئی بھی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اَور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمتِ ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔

پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ بڑی پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی، قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں۔“

(کشتی نوح صفحہ ۳۶، صفحہ ۳۷)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

قرآن کریم میں تمام گذشتہ آسمانی کتب کی خوبیاں موجود ہیں

تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور سکھاتا ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

انّہٗ لتنزیل ربّ العٰلمین۔ نزل بہ الرّوح الامین علیٰ قلبک لتکون من المنذرین

(الشعراء ۱۹۳ تا ۱۹۵)

ترجمہ :- اور یقیناً یہ (قرآن) ربّ العالمین خدا کی طرف سے اتارا گیا ہے اس کو لے کر ایک امانت دار کلام بردار فرشتہ (جبریل) تیرے دل پر اُترا ہے تاکہ تو ہوشیار کرنے والی جماعت میں شامل ہو جائے۔

پھر فرماتا ہے :-

وھٰذا ذکر مبارک انزلنٰہ افانتم لہٗ منکرون۔ (الانبیاء : ۵۱)

ترجمہ :- اور یہ (قرآن) ایک ایسی یاد دہانی کرنے والی کتاب ہے جس میں تمام آسمانی کتابوں کی خوبیاں بھر کر آگئی ہیں۔ اس کو ہم نے اُتارا ہے۔ پس کیا تم ایسی کتاب کے منکر ہو؟

احادیث النّبی صلی اللہ علیہ وسلم :-

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: ”خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ“

(بخاری)

ترجمہ :- حضرت عثمان بن عفانؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے وہ بہتر ہے جو قرآن کریم سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے۔

عَنْ بَشِیْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ فَلَیْسَ مِنَّا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ :- حضرت بشیرؓ بن عبد المنذر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن مجید خوش الحانی اور سنوار کر نہیں پڑھتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ ہفتہ قرآن مجید:۔

قرآن کریم کی عظیم شان

اعلیٰ و اکمل تعلیمات ——— صُحفِ سابقہ میں ذکر ——— جذب و تاثیر میں بے نظیر

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن)

قرآن کریم ایک کامل اور پُر حکمت کتاب ہے۔ حقائق و معارف پر مشتمل ہے۔ اسرارِ روحانیہ سے لبریز، اعلیٰ اور اکمل تعلیمات کی حامل اور اقوامِ عالم کی ہدایت کا موجب ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فِیۡھَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ (البیّنہ ع)

جتنی صحیح اور سچی اور قائم رکھی جانیوالی ضروری تعلیمات تھیں وہ سب قرآن کریم میں موجود ہیں۔

شِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوۡرِ (یونس)

قرآن کریم جملہ روحانی بیماریوں کا علاج ہے اور انسانی نفوس میں جس قدر وساوس پیدا ہوتے ہیں ان کو دُور کرنے والی شفا بخش دوا ہے۔

وَلَا رَطۡبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ (الانعام)

سچ اور جھوٹ اور حق و باطل کے درمیان امتیاز کرنے والی اور ہر ضروری بات خواہ کسی کو پسند ہو یا ناپسند قرآن کریم میں بیان کردی گئی ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اِک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اِس میں مہیا نکلا

۲۔ صحفِ سابقہ میں ذکر

قرآن کریم وہ مقدس اور عظیم کامل شریعت والی کتاب ہے جس کا ذکر صحفِ سابقہ میں بھی کیا گیا ہے تا صحفِ سابقہ پر ایمان لانے والی اُمتیں اس شریعتِ کاملہ موعودہ پر ایمان لائیں اور اس کی ہدایات و تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا:۔

"مَیں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے مُنہ میں ڈالونگا اور جو کچھ مَیں اسے حکم دونگا وہی ان سے کہے گا"

(استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸)

پھر دوسری جگہ اِس عظیم الشان شریعت پر مشتمل کتاب کا ذکر ان الفاظ میں کیا:۔

"خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر آشکار ہوا وہ کوہِ فاران سے جلوہ گر ہوا اور لاکھوں قدوسیوں میں سے آیا اس کے دہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی"

(استثناء باب ۳۳ آیت ۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں مگر اب تم انکی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آئیگا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا"

(یوحنا باب ۱۶ آیت ۱۲، ۱۳)

یعنی قرآن کریم کی شریعت جلالی اور جمالی تعلیمات پر مشتمل ہوگی۔ تبشیر و انذار دونوں قسم کے مواعظ اس میں ہوں گے۔

یوحنا عارف اپنے مکاشفہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتا ہے:۔

"پھر مَیں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اُڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہلِ زبان اور اُمّت کے سُنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی"

(مکاشفہ یوحنا باب ۱۴ آیت ۶)

اِس مکاشفہ میں قرآن کریم کی شریعت کو عالمگیر قرار دیا گیا اور جمالی برکات پر مشتمل ہونے کے باعث اسے ابدی خوشخبری کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۳۔ اعلیٰ و اکمل تعلیمات پر مشتمل ہے

تورات اور انجیل کی ان بشارات میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ قرآن کریم آسمانی کتاب ہے جو "تمام سچائی کی راہ" بیان کرے گی اور سب ضروری باتیں اس میں مذکور ہوں گی۔ اور پھر یہ کہ اس کی تعلیمات عالمگیر نوعیت کی حامل ہوں گی اور اس کی ہدایات ساری دُنیا کے لئے ہوں گی اور ہر قوم اور ملک کے لئے ہوں گی اور وہ ہر لحاظ سے کامل اور مکمل ہوں گی۔ ان تمام باتوں کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے متعلق فرمایا:۔

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا۔

(المائدہ آیت ۴)

آج مَیں نے تمہارے فائدہ کے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنے احسان کو پورا کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین کے طور پر اسلام کو پسند کیا ہے۔

پھر فرمایا:۔

اِنَّ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنَ یَھۡدِیۡ لِلَّتِیۡ ھِیَ اَقۡوَمُ وَیُبَشِّرُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ الَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمۡ اَجۡرًا کَبِیۡرًا۔

(بنی اسرائیل)

یہ قرآن یقیناً اس راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے زیادہ درست ہے اور مومنوں کو جو مناسبِ حال کام کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر مقدّر ہے۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو کامل شریعت اور اس کی تعلیمات و ہدایات کو بہترین و دائمی ٹھہرایا ہے اسے سچائی اور راستی کی راہ پیش کرنے والی بتایا ہے۔

قرآن کریم کی اِس شان اور خوبی کا اعتراف یہودیوں کو بھی تھا چنانچہ ایک یہودی نے ایک دفعہ حضرت عمرؓ سے کہا آپ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے کہ اگر وہ ہماری کتاب میں ہوتی تو اس کے نزول کے دن کو ہم عید کے طور پر مناتے۔ حضرت عمرؓ نے اس یہودی سے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے بتایا وہ آیت اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ الخ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہمارے لئے تو اس دن دو عیدیں تھیں ایک تو وہ جمعہ کا دن تھا جو مسلمانوں کے لئے عید ہی کا دن ہے اور دوسرے وہ دن عرفہ کا دن تھا اور وہ بھی مسلمانوں کے لئے عید کا دن ہے۔

۴۔ جذب و تاثیر میں بے نظیر

قرآن کریم اپنی جذب اور تاثیر کے لحاظ سے بھی ایک بے نظیر کتاب ہے اور اپنے اس منصب میں حیوانوں کو انسان اور انسان کو با اخلاق انسان اور با اخلاق انسانوں کو باخدا انسان بنانا حقیقتاً قرآن کریم پر ہی ختم ہے۔ جس عمدگی سے قرآن کریم نے اپنے اس منصب کو پورا کیا ہے دُنیا کی کوئی مذہبی کتاب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جذب و تاثیر کے جو بے نظیر اور پُر اثر نمونے قرآن کریم نے پیش کئے ہیں اور بڑی کثرت سے پیش کئے ہیں اور کرتا رہتا ہے وہ اسی کا ہی فخر و امتیاز ہے۔ قرآن کریم ایک زندہ کتاب ہے اور اپنی زندگی کا ثبوت اپنی تاثیرات سے ہر زمانہ میں پیش کرتا رہتا ہے اور اپنی تاثیر سے انسانوں کو ایک نئی زندگی عطا کرتا رہتا ہے چند مثالیں بطور نمونہ پیش کرتا ہوں:۔

۱۔ حضرت عمرؓ جیسا شخص انتہائی غیظ و غضب کی حالت میں گھر سے مسلّح ہو کر نکلتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام کر دے اور ہمیشہ کے لئے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دے لیکن جونہی اپنی بہن کے گھر پہنچتا ہے اور قرآن کریم کی چند آیات سُن لیتا ہے تو تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑتی ہے اور اپنی بہن کے گھر سے کشتہ ہو کر نہایت منکرانہ حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو جاتا ہے اور اسلام سے مشرف ہو کر فاروق کے خطاب سے نوازا جاتا ہے۔

۲۔ اسعد بن زرارہ مدینہ کا مشہور سردار گھر سے مسلّح ہو کر نکلتا ہے کہ اسلام کے مبلّغ اوّل حضرت مصعب بن عمیرؓ کو شہر سے باہر نکال دے اور انہیں نقصان پہنچائے کیونکہ ان کی تبلیغ سے قریباً ستّر افراد مسلمان ہو گئے تھے لیکن یہ دشمنِ اسلام جب خود قرآن کریم کی چند آیات سُن پاتا ہے تو اسلام اس کے دل میں گھر کر جاتا ہے اور بالآخر حضرت مصعبؓ کے ہاتھ پر ہی بیعت کر کے اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

۳۔ ثمامہ بن اثال جن کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی شخص اور مدینۃ النبی سے بڑھ کر کوئی جگہ قابلِ نفرت نہ تھی اسے صرف دو دن تک قرآن کریم سننے کا موقع ملتا ہے تو رُشد و ہدایت سے لبریز قرآن کریم کی آواز کان سے گزر کر اس کے دل تک پہنچ جاتی ہے تو وہ خود بخود اسلام قبول کرتا اور دل و جان کو ایک ادنیٰ تحفہ کی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں پیش کر دیتا ہے۔

۴۔ خالد بن عقبہ قرآن کریم سُنتا ہے تو حیران و ششدر رہ جاتا ہے اور ربودگی کی حالت اس پر طاری ہو جاتی ہے اور جب ہوش میں آتا ہے تو بے اختیار بول اُٹھتا ہے:۔

وَاللّٰہِ اِنَّ لَہٗ لَحَلَاوَۃً
وَاِنَّ عَلَیْہِ لَطَرَاوَۃً۔وَ
اِنَّ اَسْفَلَہٗ لَمُغْدِقٌ۔وَ
اِنَّ اَعْلَاہُ لَمُثْمِرٌ۔وَ
مَایَقُوْلُ ھٰذَا بَشَرٌ۔

خدا کی قسم اس کلام میں عجیب مٹھاس ہے اور اس میں عجیب تر و تازگی ہے اور اس کی جڑھیں خوب سیراب ہیں اور اس کی شاخیں پھل سے لدی ہوئی ہیں، انسان تو ایسا کلام کہہ ہی نہیں سکتا۔

قرآن کریم کے پاک کلام کو جو تاثیر اور قبولیت حاصل ہے اس کا اثر تو لاتعداد افراد، اقوام اور ممالک پر ہے اور ایک انقلابِ عظیم ان میں پیدا ہؤا ہے۔ تاریخِ اسلام ان واقعات سے بھری پڑی ہے اس کی لذّت و سرور سے حظ اُٹھانے کے لئے چند مزید واقعات پیشِ خدمت ہیں:۔

۵۔ اصحمہ نجاشی ابھی عیسائی تھا کہ حضرت جعفر طیار ؓ نے اسے سورۃ مریم کی چند آیات سُنائیں۔ وہ اس وقت تختِ شاہی پر متمکن تھا اور دربار لگا ہؤا تھا۔ آیاتِ قرآنیہ سُننے سے جو اثر اس کے دل و دماغ پر ہؤا اس کا اظہار ان آنسوؤں سے ہو رہا تھا جو تلاوتِ آیات قرآنیہ کے دوران ان کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

۶۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ جب قرآن شریف پڑھتے تو زار زار روتے۔ ان کی اس حالت کو دیکھ کر راہ چلتے بچّے عورتیں اور غلام کھڑے ہو جاتے اور متاثر ہوتے۔ ابنِ ہشام کے الفاظ ہیں:۔

وَکَانَ رَجُلًا رَقِیْقًا اِذَا
قَرَءَ الْقُرْاٰنَ اسْتَبْکٰی
قَالَتْ فَیَقِفُ عَلَیْہِ
الصِّبْیَانُ وَالْعَبِیْدُ
وَالنِّسَآءُ یَعْجَبُوْنَ
لِمَا یَرَوْنَ مِنْ ھَیْئَتِہٖ

ابوبکر ؓ بہت رقیق القلب واقع ہوئے تھے۔ آپ جب قرآن کریم کی تلاوت کرتے تو آپ پر رقّت طاری ہو جاتی اور آپ رونے لگ جاتے۔ بچّے، غلام اور عورتیں آپ کی آواز سُنکر کھڑے ہو جاتے اور آپکی وہ حالت دیکھ کر حیران ہو جاتے۔

۷۔ حضرت عمر ؓ اپنی خلافت کے دنوں میں ایک دفعہ مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ آپکی حالت متغیّر ہو گئی اور آپ رستہ میں ہی ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے لوگوں نے آپ کو اِس حالت میں دیکھا تو آپ کو گھر پہنچایا۔ واقعہ یہ ہؤا تھا کہ آپ مسجد کی طرف آ رہے تھے کہ رستہ میں آپ نے کسی مکان سے کسی شخص کو تلاوتِ قرآن کریم کرتے سُنا وہ کسی آیت عذاب کی تلاوت کر رہا تھا وہ آیت سُن کر آپ پر خوفِ الٰہی طاری ہؤا اور آپ کی حالت متغیّر ہو گئی۔

۸۔ لبید عامری ایک زبردست شاعر تھا جس کے اشعار کی نسبت یہ ضرب المثل مشہور تھی کہ:۔

اُکْتُبُوْھَا عَلَی الْحَنَاجِرِ وَلَوْ بِالْخَنَاجِرِ

اِن شعروں کو گردنوں پر لکھ لو خواہ خنجروں کی نوک سے ہی لکھنا پڑے۔

یہی لبید ایک دفعہ حضرت عمر ؓ سے ملنے آئے حضرت عمر ؓ نے انہیں اپنے کچھ اشعار سُنانے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا یا امیر المومنین جب سے اللہ تعالیٰ نے مجھے قرآن کریم عطا فرمایا ہے اُس وقت سے اشعار میرے لئے بے مزہ ہو گئے ہیں۔

۹۔ ابو طلحہ انصاری ؓ نے قرآن مجید کی یہ آیت سُنی:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی
تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ
(آل عمران)

تم لوگ نیکی کا اصل درجہ نہیں پا سکتے جب تک اللہ کی راہ میں وہ چیز خرچ نہ کرو جو تمہیں بہت پیاری ہے۔

ان کے پاس ایک بہت قیمتی باغ تھا جس کی سالانہ آمدنی پچاس ہزار تھی آپ اسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا میں یہ باغ اللہ کی راہ میں پیش کرتا ہوں۔

الغرض بڑے بڑے بادشاہوں اور تاجوروں کو ان کی غضبناک حالت یا انتقامی صورت سے اگر کوئی چیز روکنے والی ہوتی تو قرآن کریم کی ایک آیت تھی جسے اہلِ دربار میں سے کوئی شخص کسی کونے سے پڑھ دیتا تھا اور ان کی حالت ایسی ہو جاتی کہ گویا آگ کی چنگاری پر مٹکوں پانی آ پڑا ہے۔

یہی وہ واقعات ہیں جو قرآن کریم کی زبردست قبولیت اور اس کی گہری تاثیر اور جذب کا ثبوت دیتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ اس مبارک کتاب قرآن کریم کی عزّت اور عظمت دلوں پر کتنی اثر انداز رہی ہے؎

یہ ہے فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر

الغرض قرآن کریم ایسی کتاب ہے جس میں حقائق و معارف پائے جاتے ہیں اس کی پاکیزہ تعلیم ایسی مؤثر اور جاذب ہے کہ اس نے صفاتِ رذیلہ کو دُور کرکے ان کی جگہ اعلیٰ درجہ کی خوبیاں پیدا کر دیں عرب کی اس وقت کی حالت کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وہ سارے عیبوں اور برائیوں کا مجموعہ بنے ہوئے تھے اور ان کی حالت صدیوں سے بگڑی ہوئی تھی مگر قرآن کریم کے فیوض اور برکات میں کس قدر قوت جذب اور تاثیر تھی کہ تیئیس برس کے اندر کُل دُنیا کی کایا پلٹ دی اور انہیں باخدا بنا دیا۔

معجزانہ شان کی شہادت

قرآن کریم کی اِس معجزانہ شان کی شہادت تو اس زمانہ کے غیر متعصب مفکّرینِ یورپ بھی دیتے ہیں چنانچہ پروفیسر باسورتھ سمتھ ایم اے لکھتے ہیں:۔

"قرآن کریم جو ایک غیر تعلیم یافتہ اُمّی کی کتاب ہے وہ ایک ہی وقت میں منظوم بھی ہے۔ قوانین کا مجموعہ بھی ہے۔ دعاؤں کی بھی کتاب ہے اور بائبل بھی اور آج کے دن تک تمام نسلِ انسانی کے ½ حصّہ لوگوں کی نظر میں عزّت و احترام کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور معجزہ خیال کی جاتی ہے جیسا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے اپنا ایک STANDING MIRACLE یعنی دائمی معجزہ قرار دیا تھا AND A MIRACLE INDEED اور حقیقتاً یہ ایک معجزہ ہی ہے"

امریکہ کی ایک یونیورسٹی کے پروفیسر ہاورڈ نے اسلامیات پر لیکچر دیتے ہوئے اِس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ قرآن کریم جذب و تاثیر اور زندگی بخش کتاب ہونے کے لحاظ سے منفرد ہے، پروفیسر موصوف لکھتے ہیں:۔

"میرا خیال ہے کہ اسلامی حکومتیں صفحۂ ہستی سے نابود بھی ہو جائیں تب بھی اسلام اور مسلمان فنا نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو چیز ان کو حیاتِ تازہ بخشتی ہے وہ ان کی کتاب قرآن ہے جو اپنی اصل کے اعتبار سے ایسی ہی محفوظ ہے جیسا کہ آسمان اپنی پیدائش کے وقت سے۔ اس کا حال بائبل کی طرح نہیں کہ اپنی تمام مذہبی اور تاریخی خصوصیات کو گم کر چکی ہے۔ اور نہ اس کی تعلیم بیرونی تعلیم و عقائد سے ملوث ہوئی ہے عیسائیت اور بُت پرستی میں اب کوئی فرق نہیں رہا اور اگر کوئی کرنا بھی چاہے تو نہیں کر سکتا کیونکہ بُت پرستی کے جراثیم نے اصل عیسائیت کو چاٹ کر لیا ہے۔ قرآن ایک زندہ اور حیات بخش کتاب ہے"

(ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۳۲ء صفحہ ۳۰)

قرآن مجید ایک باغ ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ)

"میرا تو اعتقاد ہے کہ اِس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں مَیں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گذرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ مسلمانوں کے پاس ایسی مقدس کتاب ہو اور پھر وہ تکالیف میں مشکلات میں پھنسے ہوں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا"

(خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۱۲۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن کریم ایک کامل اور دائمی شریعت ہے

(محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے۔ ربوہ)

ہر وہ چیز جو ارتقاء کی منزلوں میں سے گزرتی ہے اپنی آخری منزل پر پہنچ کر مکمل ہو جاتی ہے اور اس کا مزید ارتقاء یا اس کی ہیئت وصورت میں تبدیلی کا عمل رُک جاتا ہے۔ اب وہ دائمی طور پر ایک صورت پر اس لئے قائم رہتی ہے کہ وہ اپنے ارتقاء کی آخری منزل کو پہنچ چکی ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی شریعت میں بھی ارتقاء ہوا ہے۔ قرآن کریم نے پہلی شرائع کو نَصِيبًا مِّنَ الْكِتٰبِ (النساء: ۴۵) کے الفاظ سے یاد کیا ہے۔ یعنی وہ شرائع کامل نہ تھیں بلکہ کامل شریعت کا ایک ایسا حصہ تھیں جو مختص المکان والزمان تھا۔

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۃ الاعلیٰ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ:۔

وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ
سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤى ۙ
اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ
يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفٰى ؕ

(الاعلیٰ پ ۳۰)

یعنی قرآن کریم سے پہلی شرائع کی مثال اس چارہ کی بھی جس سے اس کی تروتازگی کی حالت میں کام لیا جاتا ہے اور وہ جانوروں کی غذا بنتا ہے۔ اس کے بعد کچھ عرصہ گزرنے پر وہ سیاہ کوڑے کرکٹ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ لیکن اے رسولؐ ہم تجھے وہ کلام پڑھا رہے ہیں جو تُو نہیں بھولے گا۔ یعنی یہ کلام تیری اُمت میں دائمی طور پر قائم رہے گا۔ سوائے اس حصہ کے جسے خدا چاہے یعنی اس کے معنوی حصہ کے۔ جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ تیرے خلفاء و اولیاء کرام و علماء ربانی کے ذریعہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ظاہر کو بھی جانتا ہے اور ان امور کو بھی جانتا ہے جو مخفی رہتے ہیں۔ قرآن کریم کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے ظاہر کی حفاظت کا انتظام بھی ہوگا اور باطن کی حفاظت کا انتظام بھی ہوگا۔

دوسری جگہ فرمایا کہ:۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ
وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

(الحجر)

اس نصیحتوں پر مشتمل اور باعث شرف کتاب کو یقیناً ہم نے ہی اُتارا ہے اور یقیناً یقیناً ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں کیونکہ قیامت تک کیلئے اسی کتاب نے الذِّکْر کے طور پر دنیا میں قائم رہنا تھا اس لئے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ رکھا ہے۔ جبکہ سابقہ شریعتوں کی حفاظت کا ذمہ ان شریعتوں پر عمل کرنے والے اور کروانے والے انبیاء و صلحاء کے سپرد کیا گیا تھا۔ جیسا کہ بنی اسرائیل کے انبیاء و اولیاء و علماء ربانی اور ان کی شریعت کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:۔

يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ
الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ
هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ
وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا
مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ

(المائدہ: ۴۵)

یعنی اس شریعت یعنی تورات کے احکام کے مطابق یہود کے لئے فیصلہ کیا کرتے تھے وہ نبی جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری میں ایسا کرتے تھے نیز ربانی لوگ اور علماء کیونکہ ان سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی حفاظت چاہی گئی تھی۔

اب ظاہر ہے کہ جب نعمت نبوت بنی اسرائیل سے منتقل ہو گئی جس کی وجہ سے اولیاء و صلحاء کی صف بھی اس اُمت میں لپیٹ دی گئی تو تورات کی حفاظت کا نظام بھی ختم ہو گیا۔ اور تورات اس چارہ کی طرح رہ گئی جس کی ہیئت تبدیل ہو گئی ہو اور وہ کوڑا کرکٹ بن گیا ہو
(وَالَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰى ۙ
فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰى ؕ)

قرآن کریم کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ
دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ
الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔

(المائدہ: ۴)

یعنی آج کے دن اس قرآن کے ذریعہ سے میں نے تمہارے لئے تمہارے دین اور شریعت کو مکمل کر دیا ہے اور کامل شریعت پر عمل کر کے کامل انعام کے حصول کا دروازہ کھول دیا ہے۔ اس طرح تم پر اپنے احسان کو بھی اس کی انتہا تک پہنچا دیا ہے اور تمہارے لئے پسند کیا ہے کہ تم اس شریعت کی فرمانبرداری اور اسلام کو ہی اپنا دین قرار دو۔

پس قرآن کریم کا کامل شریعت ہونا ہی اس کے دائمی ہونے کی دلیل ہے۔ چنانچہ فرمایا کہ:۔

اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ
لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ
مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا
مِنْ خَلْفِهٖ۔

(حٰمٓ السجدہ: ۴۲ پ ۲۴)

یعنی یہ قرآن بوجہ کامل ہونے کے دنیا کی تمام دوسری ناقص تعلیموں پر غالب آنے والا ہے۔ اس میں کوئی باطل امر راہ نہیں پا سکتا۔ نہ اس کے سامنے سے اور نہ ہی اس کے پیچھے سے۔

قرآن کریم کی کامل تعلیم کے مقابلہ میں سابقہ کتب ناقص تھیں۔ وہ مختص المکان والزمان تھیں۔ مثلاً حضرت موسیٰؑ نے اپنی تعلیم میں قصاص یعنی بدلہ لینے پر زور دیا ہے کیونکہ ان کی مخاطب قوم یعنی بنی اسرائیل فرعون کے ظلموں کی وجہ سے انتہائی پستی کا شکار ہو چکے تھے اس لئے ان کی قوتوں کو اُبھارنے کے لئے حکم دیا گیا کہ تم نے ظلم اور بدی کا انتقام ضرور لینا ہے۔ اس کے بالمقابل حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں وہ قوم انتہائی طور پر ظاہر پرست اور سخت دل ہو چکی تھی اُس وقت اُن کے اندر نرمی پیدا کرنے کی ضرورت تھی اس لئے انہیں یہ کہا گیا کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دو۔

اب ظاہر ہے کہ یہ دونوں تعلیمیں اپنے اپنے زمانہ میں محدود رہتے ہوئے مفید تھیں، دائمی نہ تھیں۔ ورنہ ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس زمانہ میں اس پر عمل ہو سکتا ہے؟ کیا عالم عیسائیت اس پر عمل کر کے دکھانے کو تیار ہے؟ کیا جنگ عظیم اوّل و جنگ عظیم ثانی میں عیسائی حکومتوں نے اس تعلیم پر عمل کیا تھا کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال بھی اس کے آگے کر دو؟

اس کے بالمقابل قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:۔

وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ
مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ
فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

(الشوریٰ: ۴۱ پ ۲۵)

یعنی بُرائی اور ظلم کا بدلہ یہی ہے کہ ظالم سے ویسا ہی سلوک کیا جائے۔ اور جو شخص عفو سے کام لے اس حالت میں کہ اس کا وہ فعل اصلاح احوال کا موجب ہو تو اس کا اجر اللہ تعالیٰ اُسے عطا کرے گا۔ دیکھیں کیسے حکیمانہ انداز میں موقعہ ومحل کے مطابق سزا دینے یا عفو کرنے کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے۔

دنیوی فلاسفروں کی تعلیموں کا بھی یہی حال ہے۔ مثلاً ہندوستان کے مہاتما گاندھی جی نے اہنسا پرمودھرما پر بہت زور دیا کہ ظلم کا مقابلہ تشدد سے نہیں کرنا بلکہ عدم تشدد کی پالیسی ہی بہترین پالیسی ہے۔

مگر کیا گاندھی جی کے پیروکاروں نے کبھی اس پر عمل کیا؟ یا اب کر رہے ہیں؟ تقسیم ملک کے وقت گاندھی جی کی آنکھوں کے سامنے اس تعلیم کا کیا حال ہوا؟

پس یہ قرآن کریم ہی ہے جس کی تعلیم میں کسی زمانے اور کسی حالت میں بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ افراط و تفریط سے پاک اور معتدل راہِ مستقیم کو پیش کرتا ہے ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے قرآن جیسی کامل اور دائمی تعلیم ہمیں عطا کی۔ و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین ؏

الفضل خود خرید کر پڑھیئے،
اور اسکی خریداری بڑھائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ ہفتہ قرآن مجید:-

قرآن کریم کی تعلیمات کے فروغ کے سلسلہ میں

جماعتِ احمدیہ کی مساعی

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ)

جہاد بالقرآن کی ضرورت و اہمیت

اسلام اور مسلمانوں کا عالمگیر روحانی غلبہ انوارِ قرآنی کی اشاعت و ترویج ہی سے وابستہ ہے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ تاکیدی ارشاد فرمایا کہ :- وَجَاهِدْهُمْ بِهٖ جِهَادًا كَبِيْرًا (الفرقان: ۵۲) اس قرآن کے ذریعہ اُن (کافروں) سے جہادِ کبیر کرو۔ حدیث نبویؐ ہے "اِفْتُتِحَتِ الْمَدِيْنَةُ بِالْقُرْآنِ" (جامع الصغیر ج ا ص ۴۷) یعنی مدینہ کو قرآن مجید سے فتح کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی نسبت خبر دی کہ "وَالْقُوَّةُ عَلَيْهِ يَوْمَئِذٍ بِالْقُرْآنِ" (کنز العمال ج ۷ ص ۲۶۳) یعنی یاجوج و ماجوج کا فتنہ قرآن کی قوّت و طاقت ہی سے پاش پاش ہوگا۔ حضور علیہ السلام نے اس عظیم روحانی انقلاب کی نسبت یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ اس کا ظہور ایک رجلِ فارس (یعنی مسیح موعود) کے ذریعہ ہوگا (لَوْ كَانَ الْاِيْمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَوْ رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔ بخاری مصری ج ۳ ص ۱۳۱) پھر فرمایا:-

"فَالْقَائِمُوْنَ يَوْمَئِذٍ
بِكِتَابِ اللّٰهِ سِرًّا وَّ
عَلَانِيَةً كَالسَّابِقِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ
مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ"
(حدیث معاذؓ)

آخری زمانہ میں وہ لوگ جو کتاب اللہ پر پوشیدہ اور ظاہر دونوں رنگ میں قائم ہوں گے (اجر و ثواب کے اعتبار سے) قرنِ اوّل کے مہاجرین و انصار کی طرح ہوں گے۔

جماعتِ احمدیہ انہی آسمانی بشارتوں کے مطابق ۲۰ رجب ۱۳۰۶ھ / ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو معرضِ وجود میں آئی ہے اور آج تک کتاب اللہ کی تعلیمات کے فروغ و اشاعت میں سرگرمِ عمل ہے۔ جہاد بالقرآن کی یہ فقید المثال مہم دنیا بھر میں جاری ہے اور اس کے پانچ پہلو خاص طور پر بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔

شانِ قرآن کی جلوہ نمائی

۱۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے مقدس خلفاء نے اپنے انقلاب آفرین لٹریچر اور رُوح پرور خطابات میں قرآن مجید کی ایسی بلند اور ارفع شان بیان فرمائی ہے کہ قلوب و اذہان خود بخود خدائے علیم کی اس پاک کتاب کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں اور روح کی گہرائیوں سے یہ آواز بلند ہوتی ہے کہ ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

حضرت مسیح موعودؑ کی بہت سی تحریرات میں سے نمونۃً صرف دو ملاحظہ ہوں :-

"دیکھنا چاہیئے کہ یہ بلاغتِ قرآنی کس قدر بھارا معجزہ ہے کہ علم کے ایک بحرِ ذخّار کو تین چار جزو میں لپیٹ کر دکھلا دیا ہے اور حکمت کے ایک جہان کو صرف چند صفحات میں بھر دیا ہے۔"
(براہین احمدیہ ج ۴ ص ۲۱۴ حاشیہ)

"اس کے دقائق تو بحرِ ذخّار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں۔ کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیطِ بیان سے باہر رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔"
(ایضاً ص ۵۵۶ حاشیہ)

قرآن پر حملوں کا شاندار دفاع

۲۔ عہدِ حاضر میں جس کثرت و شدّت سے غیر مسلم دنیا نے قرآن مجید کے احکامات و تعلیمات پر اعتراضات کئے ہیں اس کی کوئی مثال پہلے کسی زمانہ میں نہیں ملتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"اس قدر گالیوں سے بھری ہوئی کتابیں لکھی ہیں کہ اگر اُن کا ایک جگہ ڈھیر لگایا جائے تو اُن کی بلندی ہزار فٹ سے کچھ کم نہ ہو۔"
(نور القرآن ج ۲ ص ۲۴)

"جو کتابیں اسلام کے رد میں لکھی گئیں اگر وہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق اُن کی ضخامت ہوتی ہے پس اس سے زیادہ کونسی ماتم کی جگہ ہے۔"
(چشمہ معرفت ص ۳۱۲)

یہ وہ دردناک ماحول تھا جس میں جماعتِ احمدیہ قرآن مجید کی حفاظت و دفاع کے لئے میدانِ عمل میں آئی اور اب خدا کے فضل و کرم سے بلا مبالغہ کہا جا سکتا ہے کہ دنیا کے گوشہ میں آج کوئی ایسی کتاب نہیں جو قرآن کے خلاف چھپی ہو مگر جماعتِ احمدیہ کے لٹریچر میں اس کا اصولی اور بنیادی طور پر مکمل و مسکت جواب نہ دیا جا چکا ہو۔ جاکرتا (انڈونیشیا) کے مشہور ہفت روزہ ٹیمپو (TEMPO) ۱۲ ستمبر ۱۹۷۴ء میں ایک انڈونیشی فاضل نے واضح لفظوں میں تسلیم کیا کہ جماعتِ احمدیہ نے مجموعی طور پر جو اثرات چھوڑے ہیں اس کا سب سے نمایاں پہلو یہ ہے کہ پہلی جنگِ عظیم کے بعد کے زمانہ تک یورپ کی طرف سے اسلام کے خلاف حملوں کے دفاع میں اس جماعت نے اُمّتِ مسلمہ کو کارآمد روحانی اسلحہ مہیّا کیا ہے۔ (ترجمہ)

قرآن عظیم کی صحیح اور قابلِ عمل تفسیر

۳۔ اس دَور کے لاتعداد مسائل، نظریات اور فلسفیانہ تحریکوں اور ازموں نے مذہب کی بساط اُلٹ دی تھی اور اس بات کی ضرورت تھی کہ اقوامِ عالم کے سامنے قرآنِ عظیم کی صحیح اور قابلِ عمل تفسیر پیش کی جائے۔ اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی توفیق بھی جماعتِ احمدیہ ہی کو حاصل ہوئی اس لئے کہ اس کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہامِ الٰہی سے ایسے غیر محدود قرآنی حقائق و معارف سکھائے گئے جو قیامت تک قرآنی تفسیر کے باب میں مشعلِ راہ کا کام دیں گے جیسا کہ حضور فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف کے عجائبات اکثر بذریعہ الہام میرے پر کھلتے رہتے ہیں اور اکثر ایسے ہوتے ہیں کہ تفسیروں میں اُن کا نام و نشان نہیں پایا جاتا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۵۵)

نیز فرمایا :-

"یہ وہی مال ہے جس کی نسبت پیشگوئی کے طور پر لکھا تھا کہ مسیح دنیا میں آکر اس مال کو اس قدر تقسیم کرے گا کہ لوگ لیتے لیتے تھک جائیں گے۔"
(ایضاً ص ۴۵۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی روشنی میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور حضرت مصلح موعودؓ نے علوم قرآنی کے دریا بہا دئے جس پر "تفسیر کبیر" اور "تفسیر صغیر" کے ہزاروں صفحات شاہد ناطق ہیں۔ اسی طرح بزرگانِ سلسلہ میں سے حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت مولانا شیر علی صاحب، حضرت ملک غلام فرید صاحب اور حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری جیسے بزرگوں کی تفسیری خدمات بھی ناقابلِ فراموش ہیں جو رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔

غیر ملکی زبانوں میں تراجمِ قرآن

۴۔ قریباً ایک صدی پیشتر کی بات ہے کہ برِ صغیر پاک و ہند کے ایک عالم وحید الزمان صاحب نے عیسائیت کی بے پناہ تبلیغی مساعی کا ذکر کرنے کے بعد نہایت حسرت سے لکھا کہ :-

"بڑا افسوس ہے کہ مسلمان اس سے بالکل غافل ہیں اور ان کے مُلّا اور مولوی اور درویش سوائے آرام سے روٹیاں کھانے کے دین کا کوئی کام نہیں کرتے، نہ سفر کرتے ہیں اور نہ ملک کی اقوام کی زبانیں سیکھتے ہیں، نہ اور زبانوں میں اسلام کی کتابوں کا ترجمہ پھیلاتے ہیں۔ ہائے بڑے رنج کی بات ہے۔ الخ"
(المسلم ترجمہ صحیح مسلم ص ۲۸، ۱ ص ۲۸ مطبوعہ ۱۳۰۱ھ)

یہ ۱۳۰۱ھ کا المناک نقشہ ہے جس کے بعد جماعتِ احمدیہ کے مجاہدین اسلام کی بدولت صورتِ حالات یکسر بدل چکی ہے کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

متعدد دیگر ملکی زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں اور حیرت انگیز روحانی و دینی تاثیرات پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کے چند تراجم قرآن یہ ہیں:۔

سواحیلی، انگریزی، جرمن، ڈچ، ڈینش، اسپرانٹو، یوروبا، یوگنڈا، انڈونیشین

جناب ایڈیٹر صاحب "المنبر" (فیصل آباد) نے ۲ مارچ ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کی اس اسلامی جدّوجہد کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے یہ شذرہ لکھا:۔

"غیر مسلم ممالک میں قرآنی تراجم اور اسلامی تبلیغ کا کام ..... قادیانیت کے بقا اور وجود کا باعث ہی نہیں ظاہری حیثیت سے بھی اس کی وجہ سے قادیانیوں کی ساکھ قائم ہے۔ ایک عبرت انگیز واقعہ خود ہمارے سامنے وقوع پذیر ہوا۔ ۱۹۵۲ء میں جب جسٹس منیر انکوائری کورٹ میں علم اور اسلامی مسائل سے دل بہلا رہے تھے اور تمام مسلم جماعتیں قادیانیوں کو غیر مسلم ثابت کرنے کی جدّوجہد میں مصروف تھیں، قادیانی عین انہی دنوں ڈچ اور بعض دوسری غیر ملکی زبانوں میں ترجمۂ قرآن کو مکمل کر چکے تھے اور انہوں نے انڈونیشیا کے صدرِ حکومت کے علاوہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد اور جسٹس منیر کی خدمت میں یہ تراجم پیش کئے گویا وہ بزبانِ حال و قال کہہ رہے تھے کہ ہم ہیں وہ غیر مسلم اور خارج از ملّتِ اسلامیہ جماعت جو اس وقت جبکہ ہمیں آپ لوگ کافر قرار دینے کے لئے پر تول رہے ہیں ہم غیر مسلمانوں کے سامنے قرآن اُن کی مادری زبان میں پیش کر رہے ہیں۔" (ا؎)

اشاعتِ قرآن کیلئے ادارے تنظیمیں اور مبارک تحریکات

٥۔ جہادِ احمدیہ کے جہادِ کبیر کا پانچواں اور آخری پہلو وہ ادارے اور تنظیمیں اور تحریکات ہیں جو خاص علومِ قرآنی کے لئے حضرت

ا؎ حوالہ "المنبر"

مسیح موعود اور آپ کے مقدّس خلفا کے ذریعہ جاری ہوئیں اور اب وہ ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکی ہیں اور انکے شیریں اثمار سے ایک عالَم فائدہ اُٹھا رہا ہے۔ مثلاً رمضان المبارک کا مرکزی درس القرآن، ۱۹۰۵ء میں شاخ دینیات (مدرسہ احمدیہ) اور ۱۹۲۸ء میں جامعہ احمدیہ کی بنیاد، حفظِ قرآن کی قدیم تحریک، فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس۔ تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ وغیرہ۔

بالآخر یہ ذکر کرنا ضروری ہے کہ خلافتِ ثالثہ کا بابرکت دَور انوار قرآنی کی اشاعت کے نقطۂ نگاہ سے عثمانی دَور سے گہری مناسبت و مشابہت رکھتا ہے۔ اس مبارک دَور کے عظیم الشان تجدیدی کارناموں میں، تعلیماتِ قرآنی کی وسیع پیمانہ پر اشاعت کو خاص اہمیت حاصل ہے سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص اسی مقصد کے لئے تعلیم القرآن اور عارضی وقف اور مجلس موصیان جیسی انقلاب انگیز تحریکات کا اجرا فرمایا جن کی نسبت جنابِ الٰہی کی طرف سے عالمِ کشف میں یہ بشارت دی گئی کہ ان کے نتیجہ میں ہر برِّ اعظم، ہر ملک بلکہ ہر دل قرآنی برکات سے معمور ہو جائے گا جیسا کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ اِس مہم میں برکت ڈالے گا اور انوارِ قرآنی اسی طرح زمین پر محیط ہو جائیں گے جس طرح اس نور کو میں نے زمین پر محیط ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔" (قرآنی انوار صـ۶۳)

ہمارے محبوب امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان عظیم تحریکوں کے علاوہ صد سالہ جوبلی کا شاندار آسمانی منصوبہ پیش کر کے قرآن کی بین الاقوامی روحانی حکومت کی ایک بنیادی اینٹ اپنے دستِ مبارک سے رکھ دی ہے اور ہر عاشقِ قرآن احمدی مسلمان کو یہ بھاری احساس دلا دیا ہے کہ وقت آگیا ہے کہ وہ غلبۂ اسلام کی صدی کے شایانِ شان استقبال کے لئے قرآنی انوار کی اشاعت سے متعلق اپنی جدّوجہد کو تیز سے تیز کر دے اور (جیسا کہ حضور نے فرمایا) "ایک معلّم اور استاد کی حیثیت سے تمام دنیا کے باسیوں کو انوارِ قرآنی سے منور کرنے میں ہمہ تن مشغول ہو جائے" (قرآنی انوار صـ۶۸)

سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی اور کشفی آنکھوں نے اسی قرآنی دَور کو مشاہدہ کر کے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ:۔

"اِنَّ رِجَالًا یَأْتُوْنَکُمْ
مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ
یَتَفَقَّهُوْنَ فِی الدِّیْنِ
فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا
بِهِمْ خَیْرًا"

(جامع الصغیر للسیوطیؒ جلد ۱ صـ۹۰ مصری)

(یاد رکھو) لوگ زمین کے کناروں سے تمہارے پاس آئیں گے تا دین میں تفقّہ حاصل کریں۔ پس جب وہ آئیں تم انہیں خیر کی وصیّت کرنا۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ہر خیر کا سرچشمہ قرآن ہے جیسا کہ ۱۸۸۳ء میں سیّدنا حضرت مسیح موعودؑ کو الہام ہوا

"اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ"

(تذکرہ صـ۸۹ طبع سوم)

ہر قسم کا
کاغذ، بکس بورڈ اور گتہ
بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیں
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور۔ فون نمبر ۶۳۸۴۹
گھر:۔ ملک عبد اللطیف ستکوہی۔ فون نمبر ۶۲۵۱۶

(احمدی بھائیوں کی اپنی ایئر کنڈیشنڈ دکان)
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروز پور روڈ نزد گلیکسی سینما
۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ لاہور۔ فون نمبر ۴۱۰۹۷۴

منافع خیز انویسٹمنٹ
کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع
اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں۔
خورشید سنز۔ نشانِ رحمت
نمبر 2/A-202 بلاک 2 P.E.C.H.S.
کراچی نمبر ۲۹۔ فون نمبر 432776

مجید اینڈ کو
دکان نمبر ۱۲، ۱۳
مراد مارکیٹ۔ ریل بازار
فیصل آباد (لائلپور)
ہر قسم کی گرم چادریں، شالیں، دھسّے تھوک ریٹ پر خرید کرنے کے لئے
ہماری خدمات حاصل کریں

درخواستِ دعا

میرے خالو مکرم دین محمد صاحب آف چک ۹۳ ۶-آر تحصیل ہارون آباد عرصہ سے بیمار ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دینا
کلیدِ کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن مجید خدا تعالیٰ کا کلام ہے

(محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل ربوہ)

قرآن خدا نما ہے خدا کا کلام ہے ⁂ بے اس کے معرفت کا چمن ناتمام ہے

قرآن مجید کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اوّل تا آخر تمام الفاظ و حروف سمیت کلام الٰہی ہے جس میں بشریت کا کوئی دخل نہیں۔ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

۱۔ اِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝

(الشعراء: ۱۹۲-۱۹۳)

کہ یہ قرآن مجید رب العالمین کا نازل کردہ کلام ہے۔ اور ایک امین فرشتے جبرائیل نے یہ کلام اتارا ہے۔

۲۔ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

(النحل: ۱۰۳)

اس کلام مجید کو روح القدس نے بڑی صداقت کے ساتھ آپ پر اتارا ہے۔

۳۔ اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

(یوسف: ۳)

ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا ہے۔

۴۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ (الفرقان: ۲)

اللہ تعالیٰ کی بڑی بابرکت ذات ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن مجید اتارا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقان مجید ہی ہے کہ جس کا کلام الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۸)

کلام الٰہی ہونے کی ایک مستحکم دلیل

کائنات عالم میں دو طرح کی مخلوق پائی جاتی ہے۔ کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کا خالق اور بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اور کچھ چیزیں ایسی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ کے دیئے گئے علم کے ماتحت انسان بناتا ہے۔

ان دونوں تخلیقات میں ایک اصول پایا جاتا ہے۔ وہ یہ کہ جن چیزوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے وہ خواہ بڑی ہوں یا چھوٹی اللہ تعالیٰ کے علاوہ انہیں کوئی نہیں بنا سکتا۔ کسی دوسری مخلوق کے لئے ممکن ہی نہیں کہ وہ انہیں بنا سکے۔ سورج، چاند، سیارے اور آسمان سے لے کر ایک چیونٹی تک کو لے لیں۔ چونکہ ان چیزوں کو بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے لہذا دوسرا کوئی انہیں بنانے پر قادر نہیں ہے۔

دوسرا اصول یہ ہے کہ جن چیزوں کو انسان بناتا ہے انہیں دوسرا انسان بھی بنا سکتا ہے۔ ہوائی جہاز، ریل گاڑی اور دیگر تمام ایجادات کو دیکھ لیں جن چیزوں کو انسان بناتا ہے دوسرا آدمی بھی یہ چیزیں بنا سکتا ہے۔ اب قرآن مجید کے متعلق یہ دعویٰ ہے کہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے، اس کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ لہذا مندرجہ بالا اصول کے ماتحت دوسرا کوئی انسان اس کی مثل اور اس کی نظیر نہیں بنا سکتا۔ یہ اس بات کی بڑی مضبوط دلیل ہے کہ یہ پاکیزہ کلام اللہ تعالیٰ کا ہے۔

قرآن مجید کا بے نظیر اور بے مثل کلام ہونا

قرآن مجید نے اس دلیل کو بار بار بڑی تحدی کے ساتھ پیش کیا ہے کہ اگر یہ خدا کا کلام نہیں ہے تو تم بھی اس کی مثال بنا کر دکھلا دو۔ اگر سارے قرآن مجید کی مثل نہیں بنا سکتے تو کسی ایک سورۃ کی مثال ہی بنا دو۔ اور اس کے لئے تمام علماء اور فضلاء کو اپنے ساتھ شریک کر لو لیکن یاد رکھو یہ خدا کا کلام ہے تم اس کا مقابلہ ہرگز نہیں کر سکو گے۔ چنانچہ فرمایا:-

۱۔ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (البقرہ: ۲۴)

کہ تم قرآن کریم کی ایک سورۃ ہی بنا کر دکھا دو۔ اور اس کام میں دوسرے لوگوں کو بھی شریک کار کر لو اگر تم سچے ہو۔

۲۔ قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝ (بنی اسرائیل: ۸۹)

تم یہ اعلان کر دو کہ اگر تمام انسان بھی اس قرآن مجید جیسی کتاب بنانا چاہیں تو وہ ایسا نہیں کر سکیں گے۔

قرآن مجید کا یہ چیلنج چودہ سو سال سے آج بھی موجود ہے لیکن کسی شخص کو اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ جو قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کی ایک زبردست دلیل ہے۔

حفاظتِ قرآن کریم

قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے اور تمام دنیا میں صرف اور صرف قرآن مجید ہی ایک ایسی کتاب ہے جس کی حفاظت کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی ہے۔ چنانچہ فرمایا:-

۱۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝

(الحجر: ۱۰)

ہم نے اس کلام کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

۲۔ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۝ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝

(البروج: ۲۳)

یہ ایک عظمت والا قرآن مجید ہے جو لوح محفوظ میں ہے۔

قرآن کریم کی حفاظت ایسے معجزانہ طریق پر ہوئی ہے کہ ساری دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ اس مقدس کتاب کے لاکھوں حفاظ دنیا کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں جو اس کے اعراب سمیت اس کی حفاظت کی ذمہ داری اٹھائے ہوئے ہیں اور آج اگر دنیا میں کوئی ایسا سیلاب آجائے جس سے ساری کتابیں تلف ہو جائیں تو روئے زمین پر قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہو گی جو ب سے لے کر والناس تک لاکھوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ رہے گی اور اس مقدس کلام کی حفاظت کا جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے دنیا میں اس کی نظیر اور مثال نہیں پائی جاتی۔ ان تمام باتوں سے قرآن مجید کا کلامِ الٰہی ہونا بوجہ اتم ثابت ہوتا ہے۔ ⁂

خوراک کا راستہ

منہ، حلق، دانت، خوراک کی نالی، معدہ، جگر، انتڑیاں اور مقعد اگر ٹھیک کام کریں تو غذا ٹھیک ہضم اور صحت عمدہ ---- ورنہ دانت درد، پائیوریا، کیریز، پیٹ درد، اسہال، پیچش، یرقان، قبض، بواسیر اور رگمی خون وغیرہ وغیرہ امراض لاحق ہو جاتی ہیں۔

موجد کیوریٹو سسٹم آف میڈیسن

ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر آر۔ ایم۔ پی ایم اے (پولیٹیکل سائنس) ایل ایل بی۔ فاضل عربی۔
اتوار۔ سوموار۔ منگل۔ بدھ (ہفتہ میں چار دن) مفت معائنہ و مشورہ کیلئے وقف کرتے ہیں۔
اوقات۔ صبح ۹ تا ۱۲ بجے۔ شام ۵ تا ۷ بجے۔
المعلن:- عزیز اللہ طاہر
انچارج ہیڈ آفس کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
دار الصدر شمالی ربوہ

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
پٹرول نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیے
میاں بھائی آٹو
۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۳۱۱۴۶۳

آپ کی اپنی
ٹریول ایجنسی
امریکہ، کینیڈا، مغربی جرمنی، استنبول، یونان اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں
★ انڈس ٹریول سروس ★
فون ۶۸۴۰۵
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل لاہور

تریاق اٹھرا مکمل کورس ۳۰ تیس روپے ٭ خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ ٭ فون نمبر ۵۳۸

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

شال کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵-بی انار کلی - لاہور
الفردوس شال ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں - زنانہ و مردانہ دُھسّے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں - نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں -
الفردوس شال ہاؤس
۸۵ - انار کلی - لاہور

مشہور مجرّبات
سنہ ۱۹۱۱ء سے شہرہ آفاق
حب اٹھرا مکمل کورس پچیس روپے
نرینہ اولاد گولیاں مکمل کورس تیس روپے
نور جام عشق (ایک ماہ کیلئے) تیس روپے
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون ۷۴۸۴۴
ربوہ - فون نمبر ۶۳۸

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶-نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ - لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۲۲ ٭ رہائش ۶۲۹۳۰ ٭ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰ ٭
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے !

ربوہ میں
جائیداد کی خرید و فروخت
ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ربوہ میں ایک باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ ایک عرصے سے آپ کی خدمت کر رہا ہے - ہمارے پاس ربوہ شہر اور مضافات میں ہر قسم کے پلاٹ اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہے نیز ربوہ کے ہر محلہ میں مکان بھی خرید سکتے ہیں -
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے !
احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

ہر قسم کی انگریزی ادویات کی خرید اور نسخہ جات کی تیاری کے لئے
لائق صد اعتماد مرکز
الکیمسٹس فون ۴۱۶۶۴
(EL-KEMISTS)
سٹیلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
منظور شدہ کیمسٹس برائے واپڈا - ریڈیو پاکستان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن - ایچ ایف ایف اور نیسپاک (NESPAK) کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں

کتب مسیح موعودؑ کی اہمیت، افادیت اور ہر کتاب اور اسکے مضامین کا تعارف موسومہ
"مہدی موعودؑ کے علمی خزانے"
جلد اول
مرتبہ قیوم شاہد ایم اے
صفحات ۳۲۰ ٭ اعلیٰ کاغذ ٭ قیمت پندرہ روپے
ربوہ کے تمام کتب فروشوں کے علاوہ پتہ ذیل سے حاصل کریں :
احسان الحق پرویز، قیوم اکیڈمی
۲۵۰/۶ دارالرحمت شرقی - ربوہ

لطیف اینڈ کمپنی
مراد مارکیٹ - دوکان ۱۱
فیصل آباد
ہر قسم کی گرم چادریں - دُھسّے - زنانہ و مردانہ سٹیل کی چادریں بارعایت خرید کر خدمت کا موقع دیں
شیخ عبداللطیف دوکان ۱۱ فیصل آباد

SUZUKI
VAN - PICK-UP - CAR
REPAIRS
سوزوکی گاڑیوں کی مرمت - ماہر کاریگروں کی زیر نگرانی مرمت کی گارنٹی ۔
چیکنگ کے جدید میٹرز اور مرمت کے سپیشل اوزار ۔
آپکی سہولت کیلئے ورکشاپ بروز جمعہ کھلی رہتی ہے ۔ نماز اتوار گاڑی مرمت کرنے کیلئے پہلے اپوائنٹمنٹ بک کروائیں ۔ شکریہ
ورکشاپ کا پتہ نقشہ : دوسری طرف ملاحظہ فرمائیں

MINI MOTORS
54-B, GULBERG III, LAHORE Phone: 81442